125811 ـ كيا شوال كے چھ روزے قسم كے كفارہ كے روزوں سے شامل كيے جا سكتے ہيں ؟

سوال

ميرا اللہ كى قسم كے بارہ ميں سوال ہے وہ يہ كہ ميں نے اللہ كى قسم اٹھائى كہ ميں فلاں جگہ نہيں جاؤنگا، ليكن ايك ہفتہ بعد ميں اس جگہ چلا گيا اور فيصلہ كيا كہ ميں شوال كے چھ روزوں ميں قسم كے تين روزے ركھ لوں گا، كيا يہ قسم كا كفارہ شمار ہوگا يا نہيں ؟
اللہ تعالى آپ كو جزائے خير عطا فرمائے.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سوال دينے سے قبل ہم سائل كو اس كے مسئلہ ميں كئى امور پر متنبہ كرنا چاہتے ہيں كہ:

1 ـ اصل ميں مسلمان كو اپنى قسم كى حفاظت كرنى چاہيے كہ وہ ہر چيز پر قسم نہ اٹھاتا پھرے، كئى ايك امور ہيں جو اللہ كى قسم كے مستحق نہيں.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اپنى قسموں كى حفاظت كرو المآئدۃ (89).

شيخ محمد بن صالح العثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اصل يہى ہے كہ كثرت سے قسم نہيں اٹھانى چاہييں كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور اپنى قسموں كى حفاظت كرو .

بعض علماء كرام نے اس كى تفسير ميں كہا ہے كہ: يعنى كثرت سے قسميں مت اٹھاؤ، بلاشك و شبہ يہى اولى ہے، اور زبان كے ليے بھى زيادہ سليم ہے، اور برى الذمہ ہونے ميں بھى بہتر ہے "

دیکھیں: الشرح الممتع (15 / 117).

2 ـ آپ نے جس جگہ نہ جانے کی قسم اٹھائی تھی اگر تو وہ حرام جگہ تھی اور وہاں جانا شرعی طور پر حلال نہ تھا تو آپ کو اپنی قسم پوری کرنی چاہیے تھی اور وہاں نہیں جانا چاہیے تھا لیکن اگر وہاں جانا واجب تھا ـ مثلا صلہ رحمی یا قریبی رشتہ دار کو ملنا ـ تو آپ کے لیے یہ قسم توڑنی واجب تھی یعنی اگر وہاں جانا واجب تھا تو قسم توڑنی واجب تھی.

اور اگر وہاں جانا مستحب تھا تو قسم توڑنا مستحب تھی اور اگر وہاں جانا مباح تھا تو بھی قسم توڑنی مباح تھی، اس لیے آپ اپنے دین و دینا کی خیر و بھلائی دیکھیں، اور اپنے پروردگار کا جس میں زیادہ تقوی تھا اس کام کو کریں، اگر وہاں جانا بہتر اور زیادہ تقوی کا باعث تھا تو آپ وہاں جائیں اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کریں، وگرنہ اپنے آپ کو وہاں جانے سے روکے رکھیں.

عبد الرحمن بن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اگر آپ کوئی قسم اٹھائیں اور دیکھیں کے اس کام کے علاوہ کوئی اور کام اس سے بہتر ہے تو آپ وہ کام کریں جو بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6343) صحیح مسلم حدیث نمبر (1652).

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس کسی نے بھی قسم اٹھائی اور پھر دیکھا کہ اس کے علاوہ کوئی اور کام بہتر ہے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کر کے وہ کام کر لے جو اس سے بہتر ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1650).

موسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

بر الیمین کا معنی ہے کہ اپنی قسم میں سچائی اختیار کی جائے، اور جس پر قسم اٹھائی ہے اسے کیا جائے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اپنی قسمیں پختہ کرنے کے بعد انہیں مت توڑو، حالانکہ تم نے اللہ سبحانہ و تعالی کو اس پر کفیل بنایا ہے، یقینا اللہ تعالی جاننے والا ہے جو تم عمل کرتے ہو .

واجب فعل پر واجب ہے یا پھر حرام ترك كرنے پر بھی واجب ہے، تو اس طرح اطاعت والی قسم كو پورا كرنا واجب ہے كہ جس پر قسم اٹھائی ہے اسے پورا كيا جائے، اور اس میں قسم توڑنی حرام ہوگی.

لیكن اگر قسم واجب فعل ترك كرنے یا پھر حرام كام كرنے پر اٹھائی گئی ہو تو یہ قسم معصیت كی قسم ہوگی جسے توڑنا واجب ہے.

اگر كسی نے كسی نفلی كام كرنے پر قسم اٹھائی مثلا نفلی نماز یا نفلی صدقہ تو قسم پوری كرنا مندوب ہے، اور اس كی مخالفت كرنا اور توڑنا مكروہ ہوگا.

اور اگر كسی نے نفل ترك كرنے پر قسم اٹھائی تو قسم مكروہ ہوگی، اور اس پر قائم رہنا مكروہ ہوگا، سنت یہی ہے كہ یہ قسم توڑ دی جائے.

اور اگر كام مباح ہو تو قسم توڑنا مباح ہوگا، رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" جب آپ قسم اٹھائیں اور پھر دیكھیں كے اس كے علاوہ دوسرا كام بہتر ہے تو آپ وہ كام كریں جو اس سے بہتر ہے اور اپنی قسم كا كفارہ ادا كر دیں " انتہی

3 ـ آپ كا یہ فیصلہ كہ قسم توڑنے كے بدلے تین روزے ركھیں گے یہ جائز نہیں، اور قسم میں روزے ركھنے اسی صورت میں جائز ہیں جب آپ دس مسكینوں كو كھانا كھلانے یا پھر انہیں لباس مہیا كرنے سے عاجز ہوں.

قسم كا كفارہ یہ ہے كہ دس مسكینوں كو كھانا كھلایا جائے یا پھر انہیں لباس مہیا كیا جائے، یا پھر ایك غلام آزاد كیا جائے، جو شخص یہ كچھ نہ پائے تو وہ تین روزے ركھے.

اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

اللہ تعالی تمہاری لغو قسموں میں تمہارا مؤاخذہ نہیں كریگا، لیكن مؤاخذہ اس میں كریگا جو تم نے پختہ قسمیں اٹھائیں ہیں، ان كا كفارہ یہ ہے كہ دس مسكینوں كو اوسط درجے كا كھانا كھلایا جائے جو تم اپنے گھر والوں كو كھلاتے ہو، یا انہیں لباس مہیا كیا جائے، یا ایك غلام آزاد كیا جائے، اور جو كوئی اسے نہ پائے تو وہ تین روزے ركھے، جب تم قسمیں اٹھاؤ تو تمہاری قسموں كا كفارہ یہ ہے، اور اپنی قسموں كی حفاظت كرو، اسی طرح اللہ تعالی تمہارے لیے اپنی آیات بیان كرتا ہے تا كہ تم شكر ادا كرو المآئدۃ (89).

مزید آپ سوال نمبر (45676) كے جواب كا مطالعہ بھی كریں.

دوم:

رہا یہ سوال کہ قسم کے کفارہ کے روزے شوال میں رکھے جائیں اور انہیں شوال کے چھ روزوں میں شمار کیا جائے جن کے بارہ میں فضیلت آئی ہے کہ رمضان المبارك کے ساتھ اگر کوئی شوال کے بھی چھ روزے رکھتا ہے تو اس نے سارے سال کے روزے رکھے.

اس کے بارہ میں ہم یہ گزارش کرتے ہیں کہ اگر آپ مسکینوں کو کھلانا کھلانے یا انہیں لباس مہیا کرنے سے عاجز ہونے کی بنا پر تین روزے رکھیں تو انہیں شوال کے چھ روزوں میں شامل نہ کریں، کیونکہ نفلی اور واجب نیت میں جمع کرنا جائز نہیں.

کیونکہ کفارہ کے روزے مخصوص ہیں جو مستقل نیت کے محتاج ہیں، جیسا کہ شوال کے چھ روزوں کا حال ہے، اس بنا پر آپ کا قسم کے کفارہ میں تین روزے رکھنا شوال کے چھ روزوں میں شامل نہیں ہوگا.

مستقل فتوی کمیٹی کےعلماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا شوار کے چھ روزے اور یوم عاشورا اور یوم عرفہ کا روزہ قسم کے روزوں کے لیے کافی ہو جائیگا، آدمی اسے شمار کرنے سے قاصر ہو چکا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" قسم کا کفارہ یہ ہے کہ: ایك مومن غلام آزاد کیا جائے یا پھر دس مسکینوں کو کھانا دیا جائے، یا انہیں لباس مہیا کیا جائے، اور اگر وہ اس میں سے کچھ نہ پائے تو ہر قسم کے تین روزے رکھے.

رہا یہ کہ آپ شمار نہیں کر سکتے کہ کتنی قسمیں اٹھائیں تھیں، تو اس میں آپ کے لیے ضروری ہے کہ آپ انہیں شمار کرنے کی کوشش کریں اور تقریبی عدد لگا کر ان قسموں کا کفارہ ادا کریں جو توڑی گئی ہیں، ان شاء اللہ یہ کافی ہوگا.

یوم عاشوراء اور یوم عرفہ اور شوال کے چھ روزے قسم کے روزوں کے لیے کفایت نہیں کرینگے، لیکن اگر کوئی شخص ان میں کفارہ کے روزوں کی نیت کر لے اور نفلی روزے کی نیت نہ ہو تو پھر ٹھیك ہے.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (23 / 37 ـ 38).

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

سائلہ کو یاد ہے کہ اس نے قسم اٹھائی اور وہ اس قسم کے کفارہ میں تین روزے رکھنا چاہتی ہے، تو کیا اس کے شوال کے چھ روزوں کے ساتھ رکھنا جائز ہے کہ میرے چھ روزے ہوں ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اول:

جب کوئی شخص اپنی قسم توڑ دے تو اس کے لیے روزے رکھنے اسی صورت میں جائز ہیں جب وہ ایك غلام آزاد کرنے یا پھر دس مسکینوں کو کھانا کھلانے یا انہیں لباس مہیا کرنے سے عاجز ہو؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

تو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو، یا پھر انہیں لباس دینا، یا ایك غلام آزاد کرنا، اور جو شخص یہ نہ پائے تو وہ تین روزے رکھے، جب تم قسمیں اٹھاؤ تو قسموں کا کفارہ یہ ہے .

اکثر عام لوگوں میں یہ پھیل چکا ہے کہ جب کوئی اپنی قسم توڑے تو وہ کھانا کھلانے یا لباس مہیا کرنے یا غلام آزاد کرنے کی استطاعت ہونے کے باوجود تین روزے رکھے، یہ غلط ہے بلکہ روزے رکھنا تو اس صورت میں جائز ہیں جب غلام آزاد کرنے یا کھانا کھلانے یا لباس مہیا کرنے کی استطاعت نہ ہو، یا پھر اسے کھانا کھلانے کے لیے مسکین ہی نہ ملیں تو وہ مسلسل تین روزے رکھ سکتا ہے.

پھر اگر وہ تین روزے رکھنے والوں میں شامل ہوتا ہے تو شوال کے چھ روزے کافی نہیں ہونگے، کیونکہ یہ ایك دوسرے سے کفائت نہیں کرتے اور ہر ایك مستقل عبادت ہیں، بلکہ ہر ایك علیحدہ ہیں، بلکہ وہ پہلے شوال کے چھ روزے رکھے، اور پھر ان چھ روزوں کے بعد قسم کے تین روزے رکھے.

دیکھیں: فتاوی نور علی الدرب (84 ـ 84).

اس میں یہ شرط نہیں کہ یہ تین روزے تسلسل کے ساتھ رکھے جائیں، ہم اس کی تفصیل سوال نمبر (12700) میں بیان کر چکے ہیں اس کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .